شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا پیغام
پاکستانی فوج اور عوام کے نام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ ایمن الظواھری حفظه اللّٰه

کا پاکستانی فوج

اور عوام کے نام پیغام

(انگریزی سے ترجمہ شدہ)

شعبان......۱۴۲۹ھ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ ایمن الظواھری حفظہ اللہ

کا پاکستانی فوج اور عوام کے نام پیغام

بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ

والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آج آپ سے ان نامساعد حالات پر گفتگو کرنا چاہوں گا جن میں پاکستان آج گھرا ہوا ہے۔ میں اپنی یہ گفتگو انگریزی زبان میں کروں گا...... باوجود اس کے کہ ایسا کرنا مجھ پر ناگوار ہے۔ اور میری یہ ناگواری کسی قوم پرستانہ جذبے سے ہرگز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ ہم تو قوم پرستوں کے شدید دشمنوں میں سے ہیں اور ان کے بھی جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بجائے مغربی جمہوری نظام اور برطانوی نظامِ عدالت و قانون سازی پر یقین رکھتے ہیں۔ جنہوں نے امتِ مسلمہ کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اور جن کے سبب اس امت کو دورِ جدید کی شدید ترین ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

بلکہ اس کے برعکس مجھے انگریزی میں گفتگو کرنا چند دیگر وجوہات کی بنا پر ناپسند ہے۔

اوّلاً؛ یہ کہ یہ قرآن مجید کی زبان نہیں جو مسلمانوں کی باہمی گفت وشنید کی زبان ہونی چاہیے۔ اور نہ ہی یہ مسلمانوں کی زبانوں میں سے کوئی زبان ہے جو متبادل زبان کے طور پر بولی جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ ایک نہ ایک دن مغربی باشندے اسلام قبول کر لیں گے اور ان کی

زبان بھی مسلم زبانوں کے کنبے کا حصہ بن جائے گی......لیکن اس دن کے آنے تک انگریزی زبان دشمنانِ اسلام کی زبان ہے۔جنہوں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، ان کے وسط میں اسرائیل قائم کیا،مسلمانوں کے وسائل کو لوٹا،انہیں تشدد کا نشانہ بنایا،انہیں ملک بدر کیا اور ان کا قتلِ عام کیا۔اور اپنی امداد و تعاون سے ایسی فاسد جابر حکومتوں کو مسلّط کیا جو ہمارا خون چوسنے اور الہامی شریعت کی بجائے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی تنفیذ میں سرگرمِ عمل ہیں۔یہ وہ زبان ہے جس کا انتخاب ہم نے برضا و رغبت نہیں کیا بلکہ اپنی کمزوری اور دوسروں پر انحصار کی وجہ سے اسے استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔

ثانیاً؛ یہ زبان میری مادری زبان نہیں کہ جس کے ذریعے میں بہترین ممکن انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں۔باوجود اس کے کہ عربی زبان خیالات کے اظہار کے لئے سب سے زیادہ موزوں اور خوبصورت زبان ہے۔تاہم بدقسمتی سے آپ میں سے زیادہ تر لوگ اس سے واقف نہیں۔اور میں آپ کی دلکش زبان اردو بول نہیں سکتا۔

سوان وجوہات کی بنا پر میں آج انگریزی میں آپ سے مخاطب ہورہا ہوں تاکہ آپ کی توجہ ان شدید خطرات کی جانب مبذول کرواؤں جو آج پاکستان کو درپیش ہیں۔اور آغاز ہی میں میں اپنی کمزور انگریزی زبان پر معذرت خواہ ہوں کہ مجھے اس پر بھرپور عبور حاصل نہیں ہے۔

یہاں میں یہ امر بھی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، کہ میں اور میرے وہ تمام بھائی جنہوں نے زندگی کا کچھ حصہ پاکستان میں گزارا ہے، پاکستان سے متعلقہ امور میں غیر جانب دار اور علیحدہ نہیں رہ سکتے کیونکہ ہمیں اس خطے اور اس میں بسنے والے لوگوں سے گہرا جذباتی لگاؤ ہے۔ مسلمانانِ پاکستان نے جس گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا اور ہماری مہمان نوازی کی، وہ ہم ہرگز نہیں بھلا سکتے اور جب پرویز اور اس کے شکاری کتوں نے واشنگٹن میں براجمان اپنے امریکی آقاؤں کے ایما پر پاکستان پر صلیبی جنگ مسلط کی، تب بھی اہلِ پاکستان نے کھل کر اپنی اس محبت کا اظہار کیا اور ان کے رویے میں شمّہ برابر فرق نہ آیا۔

ذاتی طور پر مجھے بچپن ہی سے اس سرزمین سے محبت ہے۔ کیونکہ میرے دادا پروفیسر عبدالوہاب عزامؒ علامہ اقبالؒ کے بہت مداح تھے اور انہوں نے ان کی شاعری کا منظوم عربی ترجمہ بھی کیا۔ ان کی بہت سی کتابوں میں سے ایک علامہ اقبالؒ پر بھی ہے۔ یہ کتاب، نیز ارمغانِ حجاز، پیامِ مشرق، ضرب کلیم اور اقبالؒ کے دیگر کلام کے عربی تراجم بھی میرے زیرِ مطالعہ رہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا تو پاکستان میرے لئے اور میرے جیسے کروڑوں مسلمانوں کے لئے نو آبادیاتی دورِ استبداد کے بعد ایک مضبوط خودمختار اسلامی حکومت کے خواب اور امید کا درجہ رکھتا تھا۔ اور مجھے اپنی یہ امید پوری ہوتی محسوس ہوئی جب میں پہلی مرتبہ ۱۹۸۰ء کے موسمِ گرما میں افغان مجاہدین ومہاجرین کے علاج کے لئے پاکستان آیا۔ اور اس کے بعد کے عرصے میں میں کم و بیش چھ سال پاکستان کے خوب صورت شہر پشاور میں رہا۔ یہاں تک کہ مجھے اور جہادِ افغانستان سے وابستہ ہزاروں مخلص مسلمانوں کو نوے (۹۰) کی دہائی میں صلیبی امریکیوں کے اشارے پر پاکستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ میں اس دوران میں ایک عام پشاوری کی طرح یہاں کے گلی کوچوں سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔ اور اس عرصے میں اپنے ہزاروں بھائیوں کہ طرح میں بھی پاکستانی معاشرے میں گھل مل گیا، اور مجھے بہت سے پاکستانی بھائیوں سے اچھی دوستی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور مجھے توقع ہے کہ ان دوستوں نے مجھے آج تک یاد رکھا ہوگا۔

جیسا کہ میں نے پہلے تذکرہ کیا کہ مجھے پاکستان میں رہنے کے دوران اللہ کے فضل سے اس معاشرے کی اچھائیوں اور برائیوں کی سمجھ بوجھ حاصل ہوئی۔ اور میں پاکستان اور دیگر مسلم معاشروں کی عمومی خرابیوں کا تجزیہ کرنے کے قابل ہو سکا۔ اور ان تمام سالوں کے تجربات سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ پاکستان نہ صرف نو آبادیاتی دور کے بعد، بلکہ آج بھی موجودہ صلیبی صہیونی یلغار کے مقابل ایک مضبوط اور آزاد مسلم سلطنت کے قیام کا نقطۂ آغاز بن سکتا ہے۔ اور اس امید کی وجہ نام نہاد ''نظریۂ پاکستان'' نہیں، کیونکہ یہ نظریہ تو کب کا مٹ چکا ہے اور یہ تو تب ہی ختم ہو گیا تھا جب پاکستانی فوج اور خفیہ ادارے اسلام کے خلاف امریکی جنگ کا حصہ بنے

اور جب لال مسجد میں قتلِ عام کیا گیا۔ میری امید کی بنیاد تو وہ لاکھوں مسلمان ہیں جو پاکستان میں بستے ہیں اور اسلام کی فتح کئے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پاکستان میں قیام کے دوران میرے لئے یہ تصوّر بھی محال تھا کہ کبھی ہمیں پاکستان سے ملک بدر کر دیا جائے گا۔ اور افغانستان کو آزادی دلوانے والوں اور اہلِ پاکستان کا دفاع کرنے والوں کو ایک ہی رات میں دہشت گرد قرار دے کر ملک کے چپے چپے میں ان کا پیچھا کیا جائے گا۔ آج بھی طورخم کے سرحدی دروازے کے نزدیک دوسو عرب مجاہدین کی قبروں پر مشتمل خاموش قبرستان زبانِ حال سے اس غداری پر نوحہ کناں ہے جو ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے حکمرانوں نے اپنے ان مسلمان بھائیوں سے کی جو پاکستان کے لئے کسی نقصان کا باعث نہیں تھے اور جن کا گناہ صرف اتنا تھا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں تا کہ افغانستان کو ملحد روس کے شکنجے سے آزاد کرایا جا سکے۔

اس کے بعد زندگی نے مجھے مزید حقیقت پسند بننا سکھایا اور مجھے یہ تلخ حقیقت قبول کرنی پڑی کہ یہ لالچی حکمران نہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دینے اور جلاوطن کرنے پر تیار ہیں بلکہ یہ افغانستان کے ان معصوم مسلمان ہمسایوں کو گرفتار کرنے، قتل کرنے اور ان کے گھروں کو مسمار کرنے کے لئے ہر گھڑی تیار ہیں جو ہر معاملے میں پاکستان کے مسلمانوں کے مدد و معاون رہے ہیں۔ انہوں نے افغانستان سے اسلامی امارت کا خاتمہ کیا اور اس کی جگہ پاکستان مخالف، منشیات فروش سازشی ٹولے کو افغانستان کے مسلمانوں پر مسلّط کیا جن میں سے اکثر ہر دم بھارت اور روس سے وفا داری کا دم بھرتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ یہ اپنے ہی شہریوں کو قتل کرنے اور اپنی ہی عورتوں اور بچوں پر بم برسا کر ان کے سروں سے چھت چھیننے سے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ یہاں تک کہ ان کو مساجد و مدارس کی تباہی و بربادی اور ہزاروں معصوم طلبہ و طالبات کا قتلِ عام بھی روا ہے؛ صرف اس لئے کہ یہ قصرِ ابیض میں بیٹھے اپنے صلیبی صہیونی آقاؤں کی خوشنودی اور بھاری تنخواہیں حاصل کر سکیں۔ یہ لالچی گروہ اپنی تنخواہوں، مراعات اور رشوتوں کا پجاری ہے۔ اگر ان کی

مطلوبہ قیمت ادا کردی جائے تو ان سے جو کام چاہیں لیا جاسکتا ہے، چاہے وہ کام کتنا ذلت آمیز ہی کیوں نہ ہو۔اور وہ یہ سیاہ خدمات رات کی تاریکی اور پردوں کے پیچھے نہیں بلکہ دن دیہاڑے، وردی پہن کر اور ایمان،تقوی، جہاد فی سبیل اللہ کا شعار اپنائے انجام دیتے ہیں۔

پس پاکستان میں بسنے والے ہر اس مسلمان کے لئے جس کے من میں اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت بسی ہوئی ہے، میرا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری نبھائے اور نہایت سنجیدگی سے اپنے آپ سے کچھ اہم سوالات پوچھے۔

اوّل: کیا پاکستانی فوج مسلمانوں کا دفاع کرنے والی فوج ہے؟ یا یہ محض ایک نجی سیکیورٹی ایجنسی یا کرائے کے قاتلوں کا ایک گروہ ہے جو وائٹ ہاؤس میں بیٹھے صلیبی صہیونی آقاؤں کی رضا کی خاطر اور ان سے اجرت کی طلب میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرتا ہے۔اور یہ کہ خود ان کے امریکی آقاؤں کی نظر میں اس فوج کی وقعت کیا ہے؟

دوم: کیا کوئی بھی پاکستانی جو ایسی فوج کا حصہ ہو یا اسلام کے خلاف صلیبی جنگ یعنی نام نہاد دہشتگردی کے خلاف جنگ میں حکومت کے مجرمانہ افعال میں بلا واسطہ حصہ دار ہو، کیا وہ مخلص مسلمان ہوسکتا ہے؟ یا پھر قرآن وسنت کے بنیادی اصولوں کی مخالفت پر وہ دشمنِ اسلام قرار پائے گا؟

سوم: کیا آج بھی نظریہء پاکستان اپنا کوئی وجود رکھتا ہے؛ یا یہ نظریہ دہشتگردی کے خلاف جنگ کے نام پر بہائے گئے معصوم لہو میں ڈوب کر غرق ہو چکا ہے یا شاید لال مسجد کے ملبے تلے کچلا جا چکا ہے؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے، تو یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ پاکستانی فوج برسوں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ، کابل سے لے کر اسلام آباد تک، محض مسلمانوں ہی کے قتلِ عام میں مصروف ہے۔اس فوج کو اس کے لالچی افسروں کے ذریعے امت کا دفاع کرنے والی قوت کی

بجائے جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں کے جان، مال اور عزت پر دست درازی کرنے والی سب سے نمایاں علامت بنا دیا گیا ہے۔ اور اب تو یہ فوج خود پاکستان کی سالمیّت کے لئے بھی خطرہ بن چکی ہے۔

پاکستانی فوج کے کرتوتوں کے اس سیاہ نامہ کا موازنہ اگر ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ کے شعار سے کیا جائے تو فوجی عمارتوں کی پیشانی پر اس نعرے کا سجا ہونا ایک احمقانہ مذاق سے کم محسوس نہیں ہوتا۔

میرے مسلمان بہنو اور بھائیو! میں یہاں ان جرائم کا تذکرہ کروں گا جس کا نشانہ پرویز اور اسکے رشوت خور گروہ کے ہاتھوں پاکستان کے اندر اور باہر کے مسلمانوں کو بننا پڑا۔

ا۔ پرویز نے اپنے اعمال سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ پاکستان میں اسلام کا سب سے بڑا نہیں تو کم از کم بڑے دشمنوں میں سے ایک ضرور ہے۔

الف۔ صدارت پر قبضہ کے فوراً بعد دو کتّوں کو گلے سے لگائے اس نے اپنے پہلی گفتگو میں ''اتاترک'' کو اپنے لئے مثالی نمونہ قرار دیا۔ اس اتاترک کو جس نے خلافت کو ختم کیا، علماء کو قتل کیا، خواتین کے پردے پر پابندی لگائی اور نظامِ لادینیت (سیکولرازم) کو ترکی پر مسلط کیا۔

ب۔ صلیبی صہیونی احکامات کی تابعداری میں پرویز نے امارتِ اسلامیہ کے خاتمے کے لئے کفر کی ہر ممکن مدد کی اور اس طرح حکومتِ پاکستان نے افغانستان میں امارتِ اسلامیہ کے دوام کی اس امّید کا خون کر دیا جو لاکھوں افغان مسلمان اور ہزاروں مجاہدین کی بیس سالہ جہادی قربانیوں کے نتیجہ میں بر آئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکی اور مغرب کا، روس کی شکست کے بعد، لادین، ملحد، اشتراکی جنگی سرداروں اور مغرب کے آلہ کاروں پر مشتمل ایک وسیع البنیاد حکومت کے قیام کا دیرینہ مقصد بھی پورا ہو گیا۔ اور پاکستانی حکومت اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنی۔

ج۔ پرویز نے اپنا پورا زور صرف کیا کہ پاکستان میں اسلامی مدارس کے مقابل ہر ممکن رکاوٹ کھڑی کی جاسکے۔

د۔اس نے جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اتباعِ شریعت سے خالی ایک نیا دین ایجاد کیا اور اسے روشن خیال اعتدال پسندی کا نام دیا، تاکہ قدیم برطانوی حمایت یافتہ قادیانیت کی جگہ ایک نئی امریکی حمایت یافتہ قادیانیت لے لے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (انعام......144)

تو اُس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کرے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدۂ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد

۲۔ پرویز نے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں شامل ہوکر پاکستان کے وجود کی بنیادوں کو تباہ کیا اور نظریۂ پاکستان کو نابود کیا۔

اس جنگ میں اپنے مسلمان عوام ان کے مسلمان ہمسایوں اور ان کے مددگاروں کو قتل کیا گیا اور لال مسجد کو تباہ و برباد کر کے طلبۂ دین کا بے دریغ خون بہایا گیا۔ ہمیں بھولنا نہیں چاہیے کہ پاکستان کے حصے بخرے کرنا بھارت امریکہ کا مشترکہ اور مستقل ہدف رہا ہے، اور پاکستانی

فوج کی قیادت نے پاکستانی عوام کے خلاف فوجی آپریشن کر کے انہیں یہ مقصد حاصل کرنے میں بے انتہا مدد دی ہے۔

لال مسجد کے انہدام اور قتلِ عام نے پاکستانی فوج، افسر شاہی اور سیاسی انتظامیہ میں پھیلے فساد کو عیاں کیا ہے ۔ یہ سانحہ ہر حریت پسند مخلص مسلمان کے دل میں ایک گہرا گھاؤ لگا گیا ہے۔ لال مسجد کے ملبے کے نیچے نظریۂ پاکستان کو دفن کر دیا گیا، ان شہداء کی لاشوں تلے پاکستان کے قیام کا مقصد دب گیا اور انہی لاشوں پر امریکی، صہیونی پرچم اور بھارتی ترنگے لہرا دیئے گئے۔

لال مسجد اور قبائلی علاقوں پر حملوں نے پاکستان کی فوجی قیادت کا اسلام دشمن بدنما چہرا عیاں کر دیا۔ قبائلی علاقوں میں تو یہ اپنے حقیقی جرائم پر کچھ پردہ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے لیکن لال مسجد کے معاملے میں بموں کا دھواں اور اس میں شہید ہونے والے طلبہ کے جلے ہوئے گوشت کی بو/ باس پاکستان کے گوشے گوشے تک پہنچیں اور اس قتلِ عام کو مقامی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ میں بھی دکھایا گیا۔

اس قتلِ عام نے مغربی تہذیب کی بدنمائی اور منافقانہ دوہرے معیارات کو بھی عیاں کیا ہے کہ جہاں ایک گرجا پر حملہ یا کسی ایک امریکی یا برطانوی کا قتل پورے مغرب میں احتجاج کی ایک آگ بھڑکا دیتا ہے اور نتیجتاً سلامتی کونسل کی پابندیاں بھی عائد ہو سکتی ہیں۔ لیکن جب لال مسجد پر طوفان ٹوٹ پڑے، اس میں موجود لوگوں کا قتلِ عام کیا جائے اور مقتولین کی صحیح تعداد، حتیٰ کہ ان کی لاشوں کے ٹکڑوں کو بھی ان کے ورثاء سے چھپایا جائے تو اہلِ مغرب کے نزدیک یہ عمل چند جنونیوں کو راہِ اعتدال پر لانے کے لئے ایک معمول کی سیکیورٹی کارروائی کی حیثیت رکھتا ہے۔

رینجرز، ایلیٹ کمانڈوز، فوج، آئی ایس آئی، اور ملٹری انٹیلی جنس کے کارندوں کے ہاتھوں یہ بہیمانہ قتلِ عام پاکستان کے ہر افسر اور سپاہی کے لئے باعثِ عار و ذلّت ہے۔ اور یہ حالات ایک سنجیدہ سوال کو جنم دیتے ہیں۔ کہ کیا پاکستانی فوج پاکستان اور جنوبی ایشیاء میں اسلام کا

تحفظ کر رہی ہے یا مسلمانوں کے دشمنوں کے مفادات کے لئے اسلام پر حملہ آور ہے۔ کیا یہ مسلمانانِ پاکستان کے دفاع کے لئے ڈھال ہے یا شاہی افواجِ ہند (رائل انڈین آرمی) کی جانشین ہے۔

۳۔ پرویز نے پاکستان کی قومی سلامتی خطرے میں ڈال دی ہے۔

الف۔ پرویز ہی وہ شخص ہے جس نے کابل میں امارتِ اسلامیہ کے خاتمے اور اس کی جگہ ایک ایسی حکومت کے قیام میں امریکیوں کی مدد کی جو بھارت سے مخلص اور پاکستان سے نفرت رکھتی ہے۔

ب۔ اس کے نتیجے میں بھارتی سراغ رساں ادارے پاک افغان سرحدی علاقے میں گھس بیٹھے اور پاکستان سے ملحقہ افغان شہروں میں بھارتی کونسل خانے کھل گئے۔

ج۔ کابل میں سقوطِ امارتِ اسلامیہ کے بعد پاکستانی فوج نے دوہرا نقصان اٹھایا:

اولاً؛ پاکستانی فوج نے افغانستان کی مرتفع سطحِ زمین اور پہاڑی سلسلوں کو کھو دیا جو جغرافیائی و عسکری لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں اور جن کی بدولت کسی بھی بھارتی حملے کی صورت میں پاکستان کو فوقیت حاصل ہوتی تھی۔

ثانیاً؛ افغانستان میں بھارت کی وفادار حکومت قائم ہونے سے پاکستانی فوج اپنی پشت سے بھی غیر محفوظ ہوگئی ہے۔ مزید براں بھارت کا تاجکستان کے ہوائی اڈوں کے استعمال اور وسط ایشیائی ریاستوں سے بڑھتے ہوئے عسکری تعلقات پاکستانی فوج کی غلط حکمتِ عملی کو واضح کرتے ہیں۔

د۔ یہ پرویز ہی ہے جس نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو امریکی نگرانی میں دے کر خطرے میں ڈال دیا ہے اور اس طرح پاکستان کے قومی راز یہودیوں اور ہندوؤں کے سامنے کھول دئے ہیں۔ اور عبدالقدیر خان کے خلاف امریکی الزامات کو ان پر جرم ثابت کرنے کے لئے دلیل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم کیا یہ بات کسی طور بھی منطقی

ہے کہ عبدالقدیر خان کے افعال پاکستانی سراغ رساں اداروں کی نگاہوں سے پوشیدہ تھے؟ حقیقت کچھ بھی ہو عبدالقدیر خان کے مقدمہ میں سب سے پہلی تفتیش پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی قیادت سے ہونی چاہیے، جن میں پرویز سرِ فہرست ہے۔ عبدالقدیر خان کو تو بس امریکیوں کی خوشنودی کے لئے قربانی کے بکرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔

ہ۔ پرویز نے ہی امریکیوں کی اندھی اطاعت میں پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں ایک بے ثمر خونی خانہ جنگی چھیڑ کے پاکستان کی قومی سلامتی کو داؤ پر لگا یا دیا۔

کسی بھی فوج کے لئے اس سے مشکل صورتِ حال کا تصور ممکن نہیں جب اسے اپنی سرحدوں کے دفاع کے ساتھ ساتھ اندرونی خانہ جنگی کا سامنا بھی کرنا پڑے۔ مسلمانانِ پاکستان ابھی تک مشرقی پاکستان کی خانہ جنگی کی تلخ یادیں نہیں بھلا پائے۔

اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ جو ظالمانہ حرکتیں پرویز اور اس کے جرنیل وزیرستان، باجوڑ، سوات اور بلوچستان میں کرتے رہے ہیں وہ امریکی اشارے پر کراچی، لاہور، پشاور اور کسی بھی دوسری جگہ وہی سب دہرانے سے ذرا دریغ نہیں کریں گے۔

و۔ پرویز ہی نے پاکستانی فوج کا نظریہء جنگ (combat doctrine) بدلنے کی کوشش کی ہے اور اس بات پر مصر ہے کہ پاکستان کو اصل خطرہ داخلی دشمن سے ہے، نہ کہ بیرونی دشمنوں سے۔ یعنی اس نے پاکستانی عسکری قوتوں کو اپنے عوام سے جنگ پر توجہ مرکوز رکھنے اور بھارتی خطرے کو نظر انداز کرنے پر ابھارا ہے۔ اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جب کسی فوج کا نظریۂ جنگ بگڑ جائے تو اس کی خدمات فقط عہدے اور تنخواہ کی مرہونِ منت رہ جاتی ہیں اور ایسی فوج کسی بھی حقیقی خطرے میں میدانِ جنگ سے بھاگنے میں کچھ تاخیر نہیں کرتی۔

ایک پاکستانی افسر یا فوجی کیسے اپنے آپ کو مطمئن کرتا ہے کہ وہ اسلام کا محافظ ہے جبکہ اس کی مدد ہی سے امریکی اس قابل ہوئے کہ وہ ہزاروں افغان مسلمانوں کو قتل کریں اور

اسلامی امارت کو کابل سے ہٹائیں؟

ایک پاکستانی افسر یا عام سپاہی کیسے اپنے آپ کو یہ باور کراتا ہے کہ وہ پاکستانی عوام کی عزت کا محافظ ہے، جبکہ اس کی قیادت اسے اپنی ہی عورتوں اور بچوں کو اپنے ہی ملک میں قتل کرنے کا حکم جاری کرتی ہے؟

ایک پاکستانی افسر کیسے اپنے آپ کو یہ تسلی دیتا ہے کہ وہ پاکستان کی عزت کا ضامن ہے۔ جبکہ وہ ہر مرتبہ امریکی حکام کی آمد پر اپنے سپہ سالاروں سے مسلمانوں کے قتلِ عام کا ایک نیا حکم نامہ وصول کرتا ہے؟

چنانچہ پرویز کے ہاتھوں پاکستانی فوج کے عزم وحوصلے کو دوشدید دھچکے کھانے پڑے ہیں۔ پہلی مرتبہ جب اس نے پاکستانی فوج کو اسلام کے خلاف امریکی جھنڈے تلے لڑی جانے والی غیر اخلاقی جنگ میں دھکیلا اور انہیں اپنے ہی لوگوں کے خلاف کرائے کے قاتل کے طور پر استعمال کیا اور دوسری مرتبہ جب اس نے پاکستانی فوج کو بہادر اور اسلام پسند قبائلی مجاہدین کے ہاتھوں مسلسل ذلت آمیز شکستوں سے دوچار کروایا۔

۴۔ پرویز کسی بھی قیمت پر کشمیر کا سودا کرنے پر تلا ہوا ہے:

الف۔ اس نے مارچ ۲۰۰۴ء میں یہ اعلان کیا کہ وہ کشمیر کے کسی بھی ممکنہ حل یعنی مقامی خودمختاری، پاک بھارت مشترکہ انتظام یا کشمیر کو اقوامِ متحدہ کے زیرِ نگرانی دینے کے لئے ایک قومی مکالمہ منعقد کرنا چاہتا ہے۔

(BBC, Arabic section, 26/ 3/ 2004)

ب۔ اس نے بھارت کے خلاف جاری جہادی مزاحمت کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔

ج۔ اس نے مسئلۂ کشمیر پر قدم قدم پر بھارت سے سمجھوتہ کی راہ اپنائی مگر اس کے برعکس بھارت اپنے ہٹ دھرمی کے مؤقف سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا۔

د۔ یہ بھارت اور پاکستان کے درمیان بنیادی مسئلے یعنی بھارتی قبضے سے کشمیر کی آزادی کی

جد و جہد کو ختم کرنے لئے مسلمانانِ پاکستان کو یہ جھوٹی تسلیاں دے کر گمراہ کرتا ہے کہ بھارت کے ساتھ ہمارے مسائل بحالی ءاعتماد کے اقدامات سے حل ہو جائیں گے۔

نیز اس نے ان عرب مجاہدین اور پوری اسلامی دنیا میں پھیلے انکے ساتھیوں کو نشانہ بنایا ہے جو کشمیر کی آزادی کے لئے کامیابی کی کلید بن سکتے تھے جیسا کہ آزادی افغانستان میں ان کے کردار سے ثابت ہے۔

یہاں میں جہادِ کشمیر کے متعلق ایک اہم حقیقت پر زور دوں گا کہ سب سے پہلے تو خود اس جہاد کو آئی ایس آئی سے آزاد کرانے کی ضرورت ہے کیونکہ فاسد حکومتوں کی مداخلت جہاد کے ثمرات ضائع کر دیتی ہے۔ یہ حکومتیں بڑی طاقتوں کی خواہشات کی پیرو ہوتی ہیں۔اور کہیں بھی جہاد فی سبیل اللہ کے ثمرات نہیں سمیٹے جا سکتے جب تک اسے دشمنانِ اسلام کی خواہشات سے آزاد نہیں کرالیا جاتا۔

۵۔ پرویز نے اسرائیل کے وجود کو عملاً تسلیم کر لیا ہے تا کہ پاکستانی عوام کے ذہنوں کو کشمیر میں ایک غیر اسلامی حکومت کو قبول کرنے پر تیار کیا جائے۔

۶۔ پرویز نے سی آئی اے اور ایف بی آئی کو پاکستان میں آزادانہ کام کرنے اور کسی بھی پاکستانی یا غیر پاکستانی کو گرفتار کرنے، اس سے تفتیش کرنے، اس پر تشدد کرنے، اس کو جلاوطن کرنے اور غیر معینہ مدت کے لئے قید و بند میں رکھنے کی اجازت دے کر پاکستان کی خودمختاری پر مصالحت کی اور اس کے وقار کو ٹھیس پہنچائی۔اس طرح پرویز نے پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کو موجودہ صلیبی جنگ میں کفر کے مددگار شکاری کتوں میں بدل دیا ہے۔اب یہ کوئی راز نہیں رہا کہ امریکیوں کو پاکستان کی سرزمین پر گوانتانا موجیسی بہت سی جیلوں کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

۷۔ پرویز اور اس کے لالچی ٹولے نے ان تمام جرائم کا ارتکاب کیا جن کے مداوے کے بہانے پرویز نے اقتدار حاصل کیا۔اگر آپ اس کی خودنوشت پڑھیں تو آپ کو کوئی ایک گناہ بھی ایسا نہیں ملے گا کہ جس کا الزام اس نے نواز یا بےنظیر پر لگایا ہو اور خود اس گناہ میں نہ ڈوبا ہو۔

اور چونکہ مشرف خود دولت کی ہوس اور رشوت خوری کے مرض میں مبتلا ہے، تو اس کی ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ پاکستانی عوام کو اسلامی اور اخلاقی تعلیمات سے بے نیاز کر کے فقط ان مادی فوائد کو ملحوظ خاطر رکھنے کا قائل کر سکے جو ان کی ذات تک محدود ہیں۔ یہی وہ منطق ہے جو منشیات فروش، غلاموں کے تاجر گورے، جاسوس اور غدار پیش کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَأْمُرُکُم بِالْفَحْشَاء وَاللّهُ یَعِدُکُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ. (البقرة......268)

(اور دیکھنا) شیطان (کا کہا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوبِهِم مَّرَضٌ یُسَارِعُونَ فِیْهِمْ یَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن یَأْتِیَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَیُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِیْ أَنْفُسِهِمْ نَادِمِیْنَ. (مائدة......52)

تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں کو جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔

اور اب ایک اور پرویز یعنی پرویز اشفاق کیانی نے تمام وہ ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں

جو کہ پرانا پرویز امریکہ کے لئے انجام دیا کرتا تھا۔ اور ہم اسے بھی اسلام کا اتنا ہی دشمن پاتے ہیں جتنا کہ پرانے پرویز کو۔

یہ تمام مثالیں پاکستان میں اس سیاسی کھیل کی وضاحت کرتی ہیں جس کو امریکی اپنے سفارت خانے میں بیٹھ کر کھیلتے ہیں اور اس کا ادراک نہ ہونا انتہائی درجہ کی بیوقوفی ہوگی۔

آیئے اب اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ پرویز اور اس کے لالچی گروہ کی تمام تر خدمات کے باوجود امریکی پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو امریکی اخباروں میں چھپنے والا وہ کارٹون یاد دلاتا ہوں جو ابوفرج اللیبی (اللہ انہیں رہائی دلوائے) کی گرفتاری کے وقت منظرِ عام پر آیا۔ اس خاکے میں ایک امریکی سپاہی ایک شکاری کتے کو تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے کہ اب وہ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کو بھی پکڑ کر لائے۔ ممکن ہے کہ امریکی کتوں سے بہت پیار کرتے ہوں، اس کے ساتھ کھیلیں، اسے کھانا کھلائیں، شاباش دیں اور حتیٰ کہ اسے چومنے سے بھی نہ رکیں، مگر کتا بہر حال کتا ہی رہتا ہے۔

شاید مجھے اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہیں کہ ابوفرج (اللہ ان کو جلد رہائی نصیب فرمائے) کو گرفتار کرنے والا سب سے بڑا شکاری کتا موجودہ آرمی چیف پرویز کیانی ہی تھا۔

باوجود تمام مسکراہٹوں اور شاباشوں کے پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے بارے میں امریکیوں کا نقطہء نظر یہی ہے۔ اس کے برعکس ہمارے سامنے بھارت سے گہرے امریکی تعلقات اور ایٹمی وجدید ٹیکنالوجی کے شعبوں اور عسکری تربیت کے میدان میں تعاون کے بین ثبوت موجود ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاء كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتاً وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (عنكبوت......41)

جن لوگوں نے اللہ کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے کاش یہ (اس بات کو) جانتے۔

وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِّن دُونِ اللّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً. يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً.

(النساء......120،119)

اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے وہ دھوکا ہی دھوکا ہے۔

جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے، تو کیا کوئی بھی پاکستانی جو ایسی فوج یا حکومت کا معاون ہو جو موجودہ صلیبی جنگ میں شامل ہو، جس کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا گیا ہے، ایک سچا اور مخلص مسلمان ہوسکتا ہے یا کہ وہ اسلام کا دشمن ہے اور قران وسنت کی تعلیمات کا باغی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (المائدة......51)

اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

امام طبری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''جو کوئی بھی مسلمانوں کے خلاف یہودیوں اور عیسائیوں کی مدد و نصرت کرے گا، وہ انہیں کے دین اور عقیدے کا پیرو بن جائے گا۔ کیونکہ کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی مدد نہیں کرتا جب تک کے وہ اس سے اور اس کے دین سے خوش نہ ہو۔ اور اگر وہ اس سے اور اس کے دین سے خوش ہے تو پھر وہ ہر اس چیز سے نفرت و برأت کرے گا جو اس کی مخالف ہوگی۔ پس ان دونوں کی حیثیت ایک سی ہو جائے گی''۔

امام جصاص حنفیؒ کے نزدیک اس آیت کے مخاطب یا تو کفارِ عرب ہیں یا مسلمان۔ آپ فرماتے ہیں:

''اگر یہاں خطاب مسلمانوں سے ہے تو یہ آیتِ مبارکہ ہمیں یہ خبر دے رہی ہے کہ اگر کوئی مسلمان کفار کا ساتھ دے تو وہ بھی انہی کی طرح کافر ہو جاتا ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ میں پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے ہر افسر اور سپاہی کو ان وعیدوں سے خبردار کرتا ہوں جو اللہ عزّ وجل نے مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنے والوں کو سنائی ہیں۔ چنانچہ ہر فوجی کو اور بالخصوص فوج کے نچلے طبقے کو سمجھ لینا چاہئے کہ پرویز کو ان میں سے کسی کا ذرہ برابر بھی خیال نہیں۔ وہ ان کی پرواہ کیے بغیر انہیں خانہ جنگی کی جہنم میں جھونک دینا چاہتا ہے اور امریکی رشوت کے بلاتعطل حصول کے لئے نچلے طبقے کے ہزارہا فوجیوں کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

پاکستان میں بسنے والے ہر مسلمان سے میری گزارش ہے کہ وہ اپنے عظیم علماء کی شاندار تاریخ کو ذہن میں تازہ رکھے جنہوں نے ہندوستانی شاہی فوج (رائل انڈین آرمی) کے ساتھ ہر قسم کے تعاون اور مدد کی شدت کے ساتھ مخالفت و مزاحمت کی۔

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ نے علی گڑھ یونیورسٹی کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے اپنے ایک فتوے میں فرمایا:

''آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ دشمنان اسلام کی ہر قسم کی مدد، فکری ہو یا عملی مکمل طور پر چھوڑ دیں۔ اور یہ دین کا ایک بنیادی متفقہ اُصول ہے''۔

اس طرح آپؒ نے امرتسر میں منعقدہ جمعیت العلماء کے اجلاس کو اپنے خط میں لکھا:

''آج اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن انگریز ہیں، پس مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ تعاون چھوڑ دیں''۔

(بیس بڑے مسلمان، صفحہ ۲۸۶)

شیخ الہندؒ کے شاگرد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے کمرہ عدالت میں کھڑے ہو کر فرمایا:

''برطانوی فوج میں شمولیت اختیار کرنا، دوسروں کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب و نصیحت کرنا، برطانوی فوج کی تائید و نصرت کرنا یا اسے جنگ کے لئے رقم مہیا کرنا سب حرام ہیں''۔

آپؒ نے مزید فرمایا:

''بیت المقدس پر حملے کے دوران مسٹر لائیڈ جارج نے اس جنگ کو صلیبی جنگ کا نام دیا تھا۔ چرچل نے بھی اسے صلیبی جنگ کہا۔ پس میں صاف وشفاف الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جس مسلمان نے بھی عیسائیت کی تائید و نصرت کی اس نے نہ صرف گناہ کیا بلکہ وہ کافر ہو گیا''۔

(''علماء حق''، از مولانا محمد میاں، صفحہ ۲۱۵)

آپ نے یہ بھی فرمایا:

''قتلِ مسلم کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس فعل کو حلال سمجھے اور اس پر نادم اور

متأسف نہ ہو۔ مثلاً کوئی مسلمان فوج ہو، وہ یہ سمجھے کہ لڑائی لڑنا تو ہمارا کام ہی ہے، مسلمان سامنے ہوں گے تو ان ہی سے لڑیں گے، یعنی مسلمان پر تلوار اٹھانا کوئی گناہ کی بات نہیں۔ یا یوں سمجھے کہ ہمارے مالکوں کا یہی حکم ہے، ہم نے ان کا نمک کھایا ہے اس لئے ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یعنی اگر کوئی اپنا نمک کھلا کر یہ حکم دے کہ مسلمانوں کا قتل کردو تو قتل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، تو اس صورت میں تمام امت کا اجماعی فیصلہ یہ ہے کہ وہ شخص قطعاً وحتماً کافر ہے، یعنی اس کفر کا مرتکب ہوا ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے۔ اس کا حکم شرعاً وہی ہوگا جو تمام کفار و مشرکین کا ہے دنیا میں بھی اور عاقبت میں بھی۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اس کو مسلمان سمجھے اور اس سلوک کا حقدار کہے جو مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہیے......

قتلِ مسلم کی تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی مسلمان کافروں کے ساتھ ہو کر ان کی فتح ونصرت کیلئے مسلمانوں سے لڑے یا لڑائی میں ان کی اعانت کرے اور جب مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جنگ ہو رہی ہو تو وہ غیر مسلموں کا ساتھ دے۔ یہ صورت اس جرم کے کفر وعدوان کی انتہائی صورت ہے اور ایمان کی موت اور اسلام کے نابود ہو جانے کی ایک ایسی اشد حالت ہے جس سے زیادہ کفر اور کافری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے وہ سارے گناہ، ساری معصیتیں، ساری ناپاکیاں، ہر طرح ہر قسم کی نافرمانیاں جو ایک مسلمان اس دنیا میں کر سکتا ہے یا ان کا وقوع دھیان میں آ سکتا ہے سب اس کے آگے ہیچ ہیں۔ جو مسلمان اس کا مرتکب ہو وہ قطعاً کافر ہے اور بدترین قسم کا کافر ہے...... اس نے صرف قتلِ مسلم ہی کا ارتکاب نہیں کیا ہے بلکہ اسلام کے برخلاف دشمنانِ حق کی اعانت ونصرت کی ہے۔ اور یہ بالاتفاق اور بالاجماع کفرِ صریح اور قطعی

مخرج من الملة ہے۔ جب شریعت ایسی حالت میں غیر مسلموں کے ساتھ کسی طرح کا علاقۂ محبت رکھنا بھی جائز نہیں رکھتی تو پھر صریح **اعانت في الحرب** اور **حمل السلاح علیٰ المسلم** کے بعد کیونکر ایمان و اسلام باقی رہ سکتا ہے۔''

(قتلِ مسلم، ص ۲۰۵، ۱۰۵، از کتاب معارفِ مدنیؒ افاداتِ مولانا حسین احمد مدنیؒ، جمع و ترتیب: مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ)

پاکستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! آپ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور ان کے شاگرد سید حسین احمد مدنیؒ کے الفاظ پر غور کیا، بالکل یوں محسوس ہوتا ہے گویا وہ آج پاکستان اور افغانستان میں امریکی و برطانوی فوج کی مدد کرنے والوں کے رویوں کو بیان کر رہے ہوں؟

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہی افوجِ ہند جنھوں نے کل برطانویوں کے حکم پر مسلمانوں کو قتل کیا تھا، آج افغانستان اور پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں امریکیوں کے حکم پر مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے پرویزی فوج کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں؟

کیا پرویزی فوج نے صلیبیوں کو معلومات، زمینی مراکز، ہوائی اڈے اور حتیٰ کہ قید خانے اور عقوبت خانے تک مہیا نہیں کیے؟ کیا انھوں نے پاکستان اور افغانستان میں مسلمانوں کو قتل کرنے، قید کرنے، اذیت دینے اور ذلیل کرنے کے لیے صلیبیوں کو خوراک اور ایندھن مہیا نہیں کیئے؟

آپ نے غور نہیں کیا کہ کس طرح سید حسین احمد مدنیؒ نے ماضی کے برطانوی سیاست دانوں کے صلیبی جنگ کے باری میں جو بیانات نقل کیے بعینہٖ انہی الفاظ کے ساتھ بش نے مسلمانوں کے خلاف نئی صلیبی جنگ کا آغاز کیا؟

کیا مالٹا کا وہ قید خانہ جہاں شیخ الہند اور حسین احمد مدنی **رحمهم الله** کو قید رکھا گیا تھا

گوانتاناموجیل کے مماثل نہیں؟ کیا یہ واضح نہیں کہ ہم پرانی جنگ ہی کا ایک نیا معرکہ لڑ رہے ہیں؟ یہ انہیں پرانے دشمنوں کے خلاف ایک نئی کشمکش ہے۔ حقائق وہی ہیں، صرف نام اور چہرے تبدیل ہو گئے۔ دلی میں بیٹھے وائسرائے کی جگہ آج اسلام آباد میں بیٹھے امریکی سفیر نے سنبھال لی ہے۔ ہندوستان کی شاہی فوج (رائل انڈین آرمی) آج امریکہ کی پاکستانی فوج کی صورت میں ہم پر مسلط ہے۔ لندن کے وزیرِ اعظم کی نشست واشنگٹن کے صدر نے سنبھال لی ہے۔ اور سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں کی جگہ سنبھالے آج وہ مجاہدین نظر آتے ہیں جو افغانستان و پاکستان اور سارے برِ صغیر سے ان نئے صلیبیوں کو نکالنے کے لئے فی سبیل اللہ قتال کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آج اللہ کی رحمت سے جہادی بیداری زیادہ مضبوط اور وسیع علاقوں میں پھیل چکی ہے اور صرف برِ صغیر تک محدود نہیں۔ اور صلیبی امریکہ اللہ عز و جل کی رحمت سے افغانستان اور عراق میں ذلت آمیز شکست سے دوچار ہو رہا ہے۔

پاکستان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی دردناک تفصیل کے بعد اب یہ سوال ابھرتا ہے کہ ان حالات میں ہم کیا کریں؟

اس سوال کے جواب سے پہلے میں تمام مسلمانوں کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس امر پر علماء کا اجماع ہے کہ جب کوئی غیر مسلم دشمن کسی مسلمان خطے پر حملہ کرے تو وہاں کے ہر مسلمان پر انفرادی طور پر تمام میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہونا اور حملہ آور دشمن سے جہاد کرنا فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ اور یہ فرض دوسرے مسلمان خطوں تک الاقرب فالاقرب کے قاعدے کے تحت تک پھیل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ امتِ مسلمہ اس حملہ آور کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کرے۔ یہ بعینہٖ انہی فتوؤں کی طرح ہے جو پاکستان کے علماء نے افغانستان پر روسی حملہ کے وقت جاری کئے تھے۔ تو آج جب روسیوں کے جا چکنے کے بعد امریکی افغانستان اور پاکستان میں آ بیٹھے ہیں، کیا صورتِ حال کسی طور بھی بدلی ہے کہ ہم آج بھی انہی فتاوی پر عمل پیرا نہ ہوں؟

آیئے! ہم اپنے اصل سوال کی طرف لوٹتے ہیں۔ میں جواب کو چند مختصر اور واضح

نکات کی صورت میں بیان کروں گا۔

ا۔امت کے حالات کی درست آ گاہی عام کی جائے:

ہمیں اس معرکے کی حقیقت سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس وقت ایک صلیبی صیہونی حملے کی زد میں ہیں، جس کے مدد و معاون ہمارے فاسد حکمران ہیں اور کافروں کے ان شکاری کتوں ہی کے بل پر یہ جنگ جاری و ساری ہے۔آج حالات کی مکمل واقفیت تمام قوم تک پھیلانے کی ضرورت ہے اور اگر چہ یہ کام ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے لیکن بالخصوص علماءِ پاکستان پر تو لازم ہے کہ وہ حالات کا درست فہم عام کریں۔انہیں قرآنی بشارتوں کی روشنی میں اس امت کو حوصلہ دینا چاہیے تاکہ مسلمان صلیبیوں اور ان کے ایجنٹوں کے مقابلہ میں ڈٹ سکیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ علمائے کرام اپنے آباءواجداد یعنی شاہ عبدالعزیزؒ، سید احمد شہیدؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، شاہ عبدالحیؒ اور شیخ الہندؒ کی شاندار تاریخ کو آج پھر سے زندہ کریں۔

۲۔اپنے مسلمان بھائیوں کو قتل نہ کرو، نہ قتل کرنے میں مدد دو اور نہ ان کے قاتلوں کی حمایت کرو:

ہر سپاہی اور افسر کو مسلمانوں کو قتل کرنے یا قاتلوں کی مدد کرنے سے قطعی طور پر انکار کر دینا چاہیے۔میں ان لوگوں سے بھی مخاطب ہوں جو ان گناہوں کے مرتکب ہو چکے ہیں کہ وہ فوری توبہ کریں اور دورِ حاضر کے شیطانوں کی خدمت سے دستبردار ہو جائیں۔

۳۔جہاد میں شمولیت اور مجاہدین کی نصرت کیجیے:

پاکستان میں بسنے والے ہر مسلمان کا انفرادی فرض ہے کہ وہ افغانستان اور پاکستان پر حملہ آور صلیبیوں کے خلاف قتال کرے۔لیکن اگر وہ ایسا کرنے سے معذور ہو تو اسے کم از کم مجاہدین کی مدد و نصرت ضرور کرنی چاہیے۔

۴۔اپنا محاسبہ کیجیے :

کیا آپ واقعی اسلام کے عطا کردہ اصولوں کو اپنی انفرادی، اجتماعی اور سیاسی زندگی

میں اپنائے ہوئے ہیں؟ یا آپ کسی طور اسلام کے راستے سے منحرف ہیں؟ کیا آپ واقعی اسلام کے مددگار ہیں یا ایسی لادین، مغرب پرست اور اسلام دشمن قوتوں کی صف میں کھڑے ہیں جو دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جاری صلیبی جنگ میں امریکہ کے مددگار ہیں؟

میں جانتا ہوں کہ آپ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب اکتوبر ۲۰۰۱ء میں پرویز نے امارتِ اسلامیہ کے خلاف امریکی جنگ کی حمایت کا فیصلہ کیا تو انہوں نے وزیرستان میں اپنے بھائیوں کے قتل میں شرکت سے انکار کیا اور اس جرم کی پاداش میں انہیں اپنی ملازمتوں کی قربانی بھی دینی پڑی۔

پس آج پھر آپ سب اپنا جائزہ لیجئے کہ کیا آپ حقیقتاً اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں یا آپ اپنا وقت اور محنت پاکستانی سیاسی اکھاڑے کے بے ثمر کھیل تماشوں میں ضائع کرتے رہیں گے؟

آپ کے ذہنوں میں کسی قسم کا شک نہیں رہنا چاہیے کہ آج پاکستان کی متحرک سیاسی قوتیں فقط قصرِ ابیض کے جدید صلیبیوں کی رضا و خوشنودی کی طلب میں باہم دست و گریبان ہیں۔ اور امریکی ایما پر اس ایٹمی صلاحیت کی حامل قوم کو غیر مستحکم کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

چنانچہ آپ افغانستان و عراق اور پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں لڑنے والے مجاہدین کی قربانیوں کے ذریعے حاصل ہونے والی فتح کے ثمرات ان سیاست دانوں کو سمیٹنے کا موقع نہ دیں۔ یہ تو وہی بے حس لوگ ہیں جو اس نازک گھڑی پر زمین سے چپکے بیٹھے رہے جب جامعہ حفصہ ؓ کے طلبہ و طالبات اور لال مسجد جل کر بھسم ہو رہی تھی۔

یہ سیاست دان مغرب کے کفری جمہوری نظام اور عدلیہ کے مغربی تصور کے پیروکار ہیں۔ اور اسلام کو صرف اپنی لالچ اور ہوس کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

میں یہاں پاکستانی عسکری قوتوں کے ہر اس فرد سے مخاطب ہوں جس میں عقل اور ضمیر کی کوئی رمق باقی ہے۔ جان رکھو! کہ بہت سے مسلمانوں کے نزدیک تم میں سے وہ افراد امید

کی ایک کرن ہیں جو سلیم الفطرت اور خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے سے انکار کیا۔ اور جو اس راستے پر پاکستان کو نہیں لے جانا چاہتے ہیں جس پر وہ چل رہا ہے اور جو کہ اقتدار کی باگ ڈور نہ تو پرویز اور اس کے حواری فوجیوں کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں اور نہ ہی سیاست دانوں کے موجودہ گروہ کے۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اقتدار ایسی قیادت کے ہاتھ میں آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے نفاذ، اسی کے مطابق قانون سازی اور اسی کے مطابق فیصلوں پر یقین رکھتے ہوں۔ جو مغربی جمہوری اور عدالتی نظام کو رائج کرنے کے تصوّر سے بری ہوں، جو صلیبیوں اور یہودیوں کے غلام بننے سے انکاری ہوں، اور جو اللہ کے اس حکم پر ایمان رکھتے ہوں:

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ. (المائدة......49)

اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اُسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔

اور

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيْناً. (الأحزاب......36)

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی اَمر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

تاہم میں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ اگر آپ نے اپنا اسلامی فریضہ ادا کرنے میں کوتاہی برتی تو اللہ تعالیٰ کسی بھی دوسرے کی مدد سے بے نیاز ہے۔ وہ خود ہی امتِ اسلام کی باگ ڈور

سنبھالنے کے لیے اپنے مخلص سپاہی پیدا کرے گا، خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے۔

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ. (الصآفات......173)

اور ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِيْ اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. (المائدة......54)

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کردے گا جن سے وہ محبت کرے اور جو اس سے محبت کریں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

آپ شاید خود سے پوچھ رہے ہوں کہ اگر ہم نے مجاہدین کا ساتھ دیا اور امریکہ سے ٹکر لی تو پاکستان کا کیا بنے گا؟ تو یقین رکھیئے، کہ اگر آپ طاغوت کے مقابل ڈٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ طاغوتِ اکبر امریکہ پر برتری کے لئے آپ کو قوت عطا فرمائے گا یا وہ خود سے اسے روکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ سے فرماتے ہیں:

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيْلاً. (النساء......84)

پس تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کر دے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے۔

میرے بھائیو! اور میری بہنو!......اس بات کی یاد دہانی کی ضرورت نہیں کہ دورِ حاضر کے صلیبی صرف اللہ پر توکل کرنے والے مجاہدینِ عراق و افغانستان کے ہاتھوں کتنے نقصانات، ہلاکتیں اور تکالیف اٹھا چکے ہیں۔ اور یہ مجاہدین پاکستانی سیاست دانوں کے منافقانہ اور ذلت آمیز رویے کو اسی طرح مسترد کرتے ہیں جس طرح وہ پاکستانی فوج کی بزدلانہ اور لالچ پر مبنی حکمتِ عملیوں کو مسترد کرتے ہیں۔ ہمیں نہ تو آزادی، نہ انصاف، نہ عزت و آبرو اور نہ ہی حریت حاصل ہو سکتی ہے جب تک کہ شریعت کا کامل نفاذ نہ کیا جائے اور جدید صلیبیوں اور ان کے آلہ کاروں کے کل اثرات نہ مٹائے جائیں۔ ورنہ ہمیں روٹی کے ان چند ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہ ملے گا جو ایک قیدی کو اپنے داروغے سے ملتا ہے۔

یہاں میں چند الفاظ پاکستان کے ان ابطال کے نام مختص کرنا چاہوں گا جن میں سے کچھ تو جانے جاتے ہیں اور کچھ گمنام ہیں۔ وہ ابطال جنہوں نے اسلام کی عظمت و فتح کی خاطر اپنی جان، مال، دولت، گھر بار، عہدے، ملازمتیں اور ہر وہ چیز اللہ کی راہ میں نچھاور کر دی جس کی قربانی دینا ممکن ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی یہ قربانیاں رائیگاں اور بے ثمر نہ جائیں گی۔ میں انہیں اللہ کا یہ قول یاد دلاتا ہوں جو اللہ عزوجل نے اپنے انبیا حضرتِ موسیٰؑ و ہارونؑ سے کہا تھا جب وہ فرعون کے دہشت و ظلم سے گھبرائے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے:

قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَى.

(طٰه......45)

دونوں کہنے لگے کہ ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر زیادتی

کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے۔

تو اللہ نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ انہیں گھبرانا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اللہ ان کے ساتھ ہے اور ان کو سن رہا ہے اور دیکھ رہا ہے:

قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِیْ مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَی. (طٰه......46)

اللہ نے فرمایا کہ ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں (اور) سنتا اور دیکھتا ہوں۔

سو ان بھائیوں کو مکمل اعتماد ہونا چاہیے کہ اذیت میں گزاری ہر گھڑی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے ساتھ تھا۔ انہیں دیکھتا اور سنتا رہا۔ تھکاوٹ، خوف، پریشانی، اذیت، محرومی، درد، زخم اور ہجرت کے ہر ہر لمحہ میں اللہ ان کے ساتھ رہا۔ وہ انہیں دیکھ اور سن رہا تھا۔ ان کی نیکیاں گن رہا تھا۔ سو انہیں اللہ رب العزت کے فضل سے اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ وہ ہر دم فتح کے قریب ہوتے جا رہے ہیں اور شکست سے دور۔ اپنی قربانیوں اور تکالیف کے نتیجے میں وہ پاکستان میں فتحِ اسلام کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں۔

آخر میں میں پاکستان کے ہر مسلمان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ سے یہ سوال کرے کہ کیا وہ پاکستان کو واقعی پاکستان بنانا چاہتا ہے یا وہ اس وقت کا منتظر ہے جب یہ ملک عظیم تر ہندوستان کا حصہ بن جائے؟

و آخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العٰلمین

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم

والسلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ